

دیوبندیت کیا ہے؟

مفتی عارف محمود

تفرقہ اور رافضی..... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت تہتر (۳۷) فرقوں میں بٹ جائے گی، تمام فرقے دوزخی ہوں گے، صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنتی فرقہ کون سا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسانئ علیہ و اصحابی“ جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہوں گے (اس کی پیروی کرنے والے جنتی ہوں گے) (سنن ترمذی)۔

موطا امام مالکؒ میں حدیث مرسل نقل کی گئی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، جب تک ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے، کتاب اللہ اور میری سنت“۔

اتباع سنت:..... شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ”اکابر علماء دیوبند، اتباع سنت کی روشنی میں“ ارشاد فرماتے ہیں:

”اصل اتباع سنت ہے، جس کو پرکھنا ہو اسی معیار پر پرکھا جائے گا، جو شخص اتباع سنت کا جتنا زیادہ اہتمام کرے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب و مقرب ہوگا، روشن دماغی چاہے اس کے پاس کو بھی نہ آئی ہو اور جو شخص اتباع سنت سے جتنا دور ہے اللہ تعالیٰ سے بھی اتنا ہی دور ہے، چاہے وہ مفکر اسلام، مفکر دنیا، مفکر سوائے بن جائے“۔

طا کفہ منصورہ:..... حضرت سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”میری امت کا ایک طبقہ امر الہی پر برابر قائم رہے گا، جو انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کریں گے یا ان کی

مخالفت کی کوشش کریں گے وہ انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ طبقہ لوگوں پر غالب رہے گا۔“ (صحیح مسلم)

ایک دوسری روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس علم کو ہر صحیح جانشین سے آگے ثقہ لوگ لیتے رہیں گے، وہ اس سے غلو کرنے والوں کی تحریف، جھوٹوں کی من گھڑت باتوں اور جاہلوں کی (باطل) تاویل دور کرتے رہیں گے۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے لیے مسلمانوں کا ایک طبقہ برابر لڑتا رہے گا، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔“

تجدید دین:..... ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے نفع کے واسطے ہر سو برس پر ایک شخص بھیجتا ہے، جو اس کے دین کی تجدید کرتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے ”نفحات التنقیح“ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

”میرے نزدیک رائج یہ ہے کہ مجدد ہونا کسی متعین شخص یا متعین مکان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس سے مراد ہر زمانے کی وہ جماعت ہوتی ہے جو مختلف مقامات میں مختلف دینی شعبوں اور دینی فنون کی تجدید کرتی ہے، تقریر سے ہو یا تحریر سے، جس کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ دین کی بقاء اور احیاء سنت کا سبب بنا دیتا ہے۔“

تجدید دین اور علماء دیوبند:..... اسلام کی چودھویں صدی میں اللہ رب العزت نے اکابرین دیوبند اور ان کے فیض یافتہ فضاء دیوبند کی جماعت کو طائفہ منصورہ بنا کر غلو کرنے والوں کی تحریف، جھوٹوں کی من گھڑت باتوں، جاہلوں کی باطل تاویل سے دین اسلام کی حفاظت اور اس کے مختلف شعبوں میں تجدیدی کارناموں کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ”ما أنا علیہ وأصحابی“ کا حقیقی مصداق ہے، جس نے اپنے سلف صالحین کی طرح اس آخری زمانے میں ایسے افراد پیدا کیے، جن کی زندگی اظہار حق اور ابطال باطل کے لیے وقف رہی ہے، نامساعد حالات، الحاد و بے دینی کی تیز و تند لہریں، اپنوں اور بے گانوں کی مخالفتیں انہیں ایک انج بھی جادہ مستقیم سے نہ ہٹا سکیں۔

علماء دیوبند کا اسنادی سلسلہ:..... اہل حق کی اس مقدس جماعت نے اپنے ہر عقیدے اور عمل کی سند اپنے سلف صالحین سے لی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شروع ہو کر یہ اسنادی سلسلہ مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان میں جمع ہو گیا ہے، اکابرین دیوبند خصوصاً حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

دیوبندیت کیا ہے؟..... حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسی تسلسل سند و فکر کے بارے

میں فرمایا:

”دیوبندیت کوئی مذہب یا فرقہ نہیں، جیسے معاندین اسے ایک مذہب یا فرقہ کا نام دے کر عوام کو اشتعال دلانے کی کوشش کرتے ہیں، بلکہ مسلک اہل سنت والجماعت کا ایک جامع مرجع اور مکمل ایڈیشن ہے، جس میں اہل سنت کی ساری شاخیں اپنی اصل سے جڑی ہوئی دکھائی دیتی ہیں، شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال مرحوم نے اس دیوبندیت کے بارے میں کیا خوب جملہ استعمال فرمایا تھا، جوانی کو زیب دیتا تھا، جب ان سے کسی نے پوچھا کہ دیوبندی کیا چیز ہے؟ یہ کوئی مذہب یا فرقہ؟ تو فرمایا کہ نہ مذہب ہے نہ فرقہ، بلکہ ہر معقول پسند دین دار کا نام دیوبندی ہے۔“

علماء دیوبند کا دینی اور فکری مسلک:..... علماء دیوبند کا دینی اور فکری مسلک اہل سنت والجماعت کا جامع، معتدل اور ہمہ گیر مسلک ہے، جس میں اصول دین یعنی کتاب سنت کی عظمت، شخصیات دین یعنی فقہاء، مجتہدین، محدثین، مفسرین، متکلمین، اصولیین، صوفیاء اور علماء ربانین کا احترام، سنت اور جماعت دونوں کا حسین اجتماع ہے، ورنہ ان دو گانہ اصولوں سے ہٹ کر اختراع اور تجدید پسندی کی وجہ سے بدعات و محدثات کی بھرمار ہے اور جال دین سے بداعت و بدعت ہو کر خود پسندی اور ایجاب رائے کی بنیاد پر کبر و نخوت کے بت تراشے گئے ہیں۔

مسلک اعتدال:..... اسی مسلک اعتدال کی وجہ سے علماء دیوبند دینی بے قیدی اور خود رائی سے بھی محفوظ رہے، شرک و بدعت کے اندھیرے بھی انہیں اپنے جال میں نہ کھینچ سکے، ان کے اعمال و افکار سے اسلام کا تسلسل بھی قائم رہا اور کوئی غیر مسلسل نظریہ دین کے نام سے اسلام میں داخل بھی نہ ہونے پایا، یہ حضرات اپنے علم و عمل کے تسلسل سے اسلام کے چراغ روشن کرتے گئے، تاریخ دیوبند پر نظر کرتے ہوئے ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام واقعی ایک زندہ و جاوید دین ہے، جو ان حضرات سے لے کر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد سعادت تک مسلسل ہے۔

دارالعلوم دیوبند جس سے فیض پاکر ہزاروں علماء، محدثین، فقہاء، مفسرین، متکلمین، صوفیاء، مصنفین و محققین، داعیان دین متین، مجاہدین حریت اور دیگر علوم و فنون کے ماہرین نے دنیا کے گوشہ گوشہ میں مختلف النوع تجدیدی کارنامے انجام دیے، جن سے عالم اسلام رہتی دنیا تک مستفید ہوتا رہے گا۔

دارالعلوم دیوبند کے بارے میں مشاہیر عالم کی آراء:..... اس موقع پر میں ان چند مشاہیر عالم کی آراء کو ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں، جنہوں نے دیوبندی کی عظمت کو شاندار خراج تحسین پیش کیا ہے:

سید رشید رضا مصری کی رائے:..... علامہ سید رشید رضا مصری فرماتے ہیں: ”اگر میں اس مدرسہ کو نہ

دیکھتا تو ہندوستان سے بہت انگلیں واپس جاتا۔ ایک دوسری موقع پر کہا کہ ”میں نے مدرسہ دیوبند جسے ازہر ہند کا خطاب دیا جاتا ہے ایک جدید علمی رجحان میں ترقی کرتے دیکھا، ہندوستان بھر میں میری آنکھوں کو ایسی ٹھنڈک کہیں حاصل نہیں ہوئی جیسی کہ مدرسہ دیوبند میں حاصل ہوئی اور نہ اتنی خوشی حاصل ہوئی جتنی وہاں، اس کی وجہ صرف وہ غیرت و اخلاص ہے جو میں نے اس مدرسہ کے علماء میں دیکھا۔“

ڈاکٹر راجندر پرشاد سابق صدر جمہوریہ ہند کی رائے:..... ڈاکٹر راجندر پرشاد سابق صدر جمہوریہ ہند نے کہا کہ ”آپ کے دارالعلوم نے صرف اس ملک میں بسنے والوں ہی کی خدمت نہیں کی، بلکہ آپ نے اپنی خدمات سے اتنی شہرت حاصل کر لی ہے کہ غیر ممالک کے طلباء بھی آپ کے یہاں آتے ہیں اور یہاں سے تعلیم پا کر جو کچھ انہوں نے یہاں سیکھا ہے اپنے ممالک میں اس کی اشاعت کرتے ہیں، یہ بات اس ملک کے باشندوں کے لیے قابل فخر ہے، دارالعلوم دیوبند کے بزرگ علم کو علم کے لیے پڑھتے اور پڑھاتے رہے ہیں ایسے لوگ پہلے بھی ہوئے ہیں مگر کم، ان لوگوں کی عزت بادشاہوں سے بھی زیادہ ہو کر تھی، آج دارالعلوم کے بزرگ اسی طرز پر چل رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف دارالعلوم یا مسلمانوں ہی کی خدمت نہیں، بلکہ پورے ملک اور دنیا کی خدمت ہے، آج دنیا میں مادیت کے فروغ سے بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور دلوں کا اطمینان اور چین مفقود ہیں، اس کا صحیح علاج روحانیت ہے، میں دیکھتا ہوں کہ سکون و اطمینان کا وہ سامان یہاں کے بزرگ دنیا کے لیے مہیا فرما رہے ہیں، اگر خدا کو اس دنیا کو رکھنا منظور ہے تو دنیا کو بالآخر ایسی لائن پر آتا ہے۔“

پروفیسر ڈی جولیس جرمنس کی رائے:..... ڈی جولیس جرمنس پروفیسر بوڈاپیسٹ یونیورسٹی ہنگری نے کہا کہ ”میں نے خود اپنے ملک میں دیوبند کے مدرسہ کے بارے میں سنا، مجھے ہمیشہ سے شوق تھا کہ علوم اسلامی اسپر (روح) کے اس قلعہ کو دیکھوں، مجھے عربی اور تعلیمات اسلامی کی اس گہرائی اور جدوجہد کو دیکھ کر اور بھی زیادہ حیرت ہوئی، جو اس مدرسہ کے درو دیوار میں دائر و سائر ہے۔“

عصر حاضر میں اہل حق کی ترجمانی:..... جدوجہد آزادی سے اٹے کر اس خطہ بلکہ تمام اطراف عالم میں شرک و بدعات کا خاتمہ، قرآن و سنت کی صحیح اور حقیقی تشریح اور ترویج و اشاعت تک ان تمام مراحل میں فضلاء دیوبند کا بھرپور کردار ہے اور آج بھی اہل حق کی ترجمانی کا فریضہ علماء دیوبند ہی کے فیض یافتہ رجال انجام دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں حق کو حق سمجھ کر اس کی اتباع کرنے اور باطل کو باطل سمجھ کر اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

☆.....☆.....☆